٩٥٣٧-٤٤
٤٤/٩/٢١

From: Anwaar-ul- Sadaat <anwaaruls@gmail.com>

Sent: 20 March 2023 15:47

To: daruliftadarululoom@gmail.com

Subject: Re: FATWA

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ .

کیا فرماتے ہیں حضرات مفتیان کرام درج ذیل مسائل کی بابت کہ

(1)عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام کیا ہے؟

(2)اس کا منکر اہل سنت والجماعت میں شامل ہے یا نہیں؟

(3)نیز ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا یا اس کو اپنے اختیار سے امام بنانا جائز ہے؟

والسلام

عبد الرحمن

03374012032

دار الافتاء
فتویٰ ١٩/٢٤٤٧

(جواب مع کاسے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)۔۔۔حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جمہور امّت کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام برزخ میں جسدِ عنصری کے ساتھ زندہ ہیں، ان کی حیاتِ برزخی صرف روحانی نہیں بلکہ جسمانی حیات ہے جو حیاتِ دنیوی کے مماثل ہے بجز اس کے کہ وہ احکام کے مکلف نہیں۔

خلاصہ یہ کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات بعد الموت حقیقی جسمانی مثل حیاتِ دنیوی کے ہے، جمہور امت کا یہی عقیدہ ہے اور یہی علماءِ دیوبند کا مسلک ہے۔(از فتوی مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرّہ، وکذا فی المہند علی المفند، تبویب: ۱۴۷/ ۴۳)

(۲)۔۔۔جو حضرات حیات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے بارے میں جمہور اہل السنت والجماعت اور اکابر علمائے دیوبند کے مؤقف کے خلاف رائے رکھتے ہیں وہ اس مسئلہ میں ''مسلک دیوبند'' سے ہٹے ہوئے ہیں، چنانچہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرّہٗ اپنے ایک فتوی میں وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ''اور یہ ظاہر ہے کہ دیوبندیت کوئی مستقل مذہب نہیں، جمہور اہل السنت والجماعت کے مکمل اتباع ہی کا نام دیوبندیت ہے، جو عقیدہ اہل السنت والجماعت کے خلاف ہے وہ دیوبندیت کے بھی خلاف ہے۔''(حیات انبیاء از مولانا عبد الشکور ترمذی رحمہٗ اللہ بحوالہ ''الصدیق، ملتان جمادی الاولیٰ ۱۳۷۸ھ)

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہٗ اللہ سابق مہتمم دار العلوم دیوبند فرماتے ہیں:

> ''احقر اور احقر کے مشائخ کا مسلک وہی ہے جو ''المہند'' میں بالتفصیل مرقوم ہے، برزخ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام بجسدِ عنصری زندہ ہیں، جو حضرات اس کے خلاف ہیں، وہ اس مسئلہ میں دیوبند مسلک سے ہٹے ہوئے ہیں۔''(حیاتِ انبیاء ۱۴۷ از مولانا عبد الشکور ترمذی رحمہٗ اللہ بحوالہ ''الصدیق، ملتان جمادی الاولیٰ ۱۳۷۸ھ)

(۳)۔۔۔جو شخص جمہور اہل سنت والجماعت اور اکابرِ علمائے دیوبند کے ذکر کردہ مؤقف کا قائل نہ ہو ایسے شخص کو اپنے اختیار سے امام نہیں بنانا چاہئے، لیکن اگر کسی جگہ میں پہلے سے ایسا شخص امام ہو اور اس کے ہٹانے میں فساد کا خطرہ ہو، اور قریب میں کوئی صحیح العقیدہ اور صالح امام میسر نہ ہو اور تنہا نماز پڑھنے کی نوبت آجائے تو ایسی صورت میں جماعت نہیں چھوڑنی چاہئے بلکہ مذکورہ امام کے پیچھے نماز پڑھ لینی چاہیے کیونکہ جماعت کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔

فتح الباري - ابن حجر (6/ 487) وقد جمع البيهقي كتابا لطيفا في حياة الأنبياء في قبورهم أورد فيه حديث أنس الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون أخرجه من طريق يحيى بن أبي كثير وهو من رجال الصحيح عن المستلم بن سعيد وقد وثقه أحمد وبن حبان عن الحجاج الأسود وهو بن أبي زياد البصري وقد وثقه أحمد۔

ـالفتاوى الهندية (84/1) قال المرغيناني تجوز الصلاة خلف صاحب هوى وبدعة ولا تجوز خلف الرافضي والجهمي والقدري والمشبهة ومن يقول بخلق القرآن وحاصله إن كان هوى لا يكفر به صاحبه تجوز الصلاة خلفه مع الكراهة وإلا فلا ---------- واللہ سبحانہ اعلم

محمد طاہر غفرلہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۵/رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ

۱۶/اپریل ۲۰۲۳ء

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۵/رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ

۱۶/اپریل ۲۰۲۳ء